۱

امام مہدی کا ظہور

از: شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد سرفراز خانصاحب صفدر

اہلِ حق کا اس امر پر اتفاق ہے کہ قیامت سے پہلے امام مہدی ضرور آئیں گے ان کی اس وقت پیدائش، آمد اور ظہور کے بارے میں اہل السنت والجماعت کا کوئی اختلاف نہیں حضرت امام مہدی کی پیدائش اور آمد سے پہلے دنیا میں جو ظلم وجور ہو گا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اقتدار میں آنے کے بعد زیراثر علاقہ میں، وہ عدل وانصاف قائم کریں گے اور ناانصافی کو نیست ونابود کر دیں گے اور اس دور میں حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام آسمان سے نازل ہوں گے جہاد اور دجال کے قتل کرنے میں حضرت امام مہدی، حضرت عیسٰی علیہما الصلوۃ والسلام کا پورا پورا تعاون کریں گے۔

حضرت ابو سعید الخدریؓ کی روایت میں ہے۔

ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی میری نسل سے ہو گا۔ بلند پیشانی اور اونچی ناک والا ہو گا، زمین کو انصاف وعدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم وجور سے بھرپور ہو گی اور سات سال تک وہ حکمرانی کرے گا۔" (ابو داؤد، ج ۲، ص ۲۳۲ و مستدرک حاکم ج ۴، ص ۵۵۷، قال الحاکم والذہبی صحیح علی شرطہما والجامع الصغیر ج ۲، ص ۱۸۷- وقال صحیح)

حضرت امام مہدی کا نام محمد اور والد صاحب کا نام عبد اللہ ہو گا۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۲۳۲) اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے (ایضًا والجامع الصغیر ج ۳، ص ۱۸۷)

اور حضرت فاطمہؓ کے بڑے فرزند حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نسل سے ہوں گے (الحاوی للفتاوی ج ۲، ص ۸۵)

یہ یاد رہے کہ حضرت علیؓ کی حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد اور بیبیاں بھی تھیں اور کل نرینہ اولاد حضرت علیؓ کی اکیس ۲۱ تھی اور اٹھارہ ۱۸ لڑکیاں تھیں۔ ان کی تعداد میں تاریخی طور پر کچھ اختلاف بھی ہے (الحاوی للفتاوی ج ۲، ص ۳۱)

علامہ عزیزی فرماتے ہیں۔

"حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ امام مہدی اہل بیت سے ہونگے حضرت فاطمہؓ کے بیٹے حضرت حسنؓ کی اولاد سے ہوں گے نہ کہ حضرت امام حسینؓ کی اولاد سے" (السراج المنیر ج ۳، ص۔ ۴۰۹)

حضرت امام مہدی مدینہ طیبہ کے باشندے ہوں گے۔

من اھل المدینۃ (ابوداؤد ج ۲، ۲۳۳)

اور ان کے اقتدار کا مرکز عرب کا ملک ہوگا۔

حدیث میں تصریح ہے یملک العرب رجل من اھل بیتی۔ الحدیث (ابوداؤد ج ۲، ص ۲۳۲) اور ان کی بیعت ابتداً حجر اسود اور مقامِ ابراہیمؑ کے درمیان کی جائے گی۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۲۳۳)

اور وہ اپنے دورِ اقتدار میں حکومت و خلافت کے زور سے (نہ کہ صرف وعظ و نصیحت سے) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور ظلم و جور کو مٹا دیں گے (ابوداؤد ج ۲، ص ۲۳۲) ظلم کا مطلب ہے حقوق اللہ کی خلاف ورزی اور جور کا معنی ہے حقوق العباد کو پامال کرنا اور ان کی آمد، پیدائش اور ظہور سے پہلے زمین ان گناہوں سے اٹی اور بھری پڑی ہوگی۔ یہ بھی یاد رہے کہ بعض نادان، جنونی اور ہوسِ اقتدار اور شہرت کے دلدادہ، خلیفۃ اللہ کا مصداق کسی اور کو اور المہدی کا مصداق کسی اور کو بنانے کا ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور اپنے ناخواندہ حواریوں سے اپنے خلیفۃ اللہ ہونے کا پرچار کرا رہے ہیں اور وہ مراقی اور مالیخولیا کے شکار سچ مچ ان کو خلیفۃ اللہ سمجھ رہے ہیں جو قطعاً باطل ہے۔ حدیث میں خلیفۃ اللہ المہدی (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۴۷۱) ایک ہی شخص کو کہا گیا ہے۔ خلیفۃ اللہ موصوف ہے اور المہدی ترکیب کے لحاظ سے اس کی صفت ہے غرضیکہ کسی بھی پاکستانی اور غیر عربی پر جو فاطمی نسل کا نہ ہو اور حکومت و اقتدار بھی اُسے حاصل نہ ہو اور حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان اس کی بیعت بھی نہ کی گئی ہو۔ خلیفہ اللہ المہدی کا اطلاق شرعاً درست نہیں ہے۔ ویسے دنیا میں سینکڑوں جعلی اور فراڈی مہدی ہوئے ہیں تفصیل کے لیے کتاب ائمہ تلبیس ملاحظہ ہو۔ وہی محفوظ رہا جو فراڈیوں کے دام سے بچا۔ ؎

شیخ صاحب سے رسم و راہ نہ کی   شکر ہے زندگی تباہ نہ کی

ان علامات اور نشانیوں کے ساتھ جن کا باحوالہ ذکر ہو چکا ہے حضرت امام مہدی کی آمد ضروری ہے اور ان کی آمد کو تسلیم کرنا واجب ہے۔ چنانچہ امام سفارینیؒ (علامہ محمد بن احمد بن سالم المتوفی ۱۱۸۸ھ) فرماتے ہیں کہ:

"امام مہدی کی آمد پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ اہل علم کے ہاں یہ بات ثابت ہے اور عقائد میں یہ مدوّن ہے (عقیدۃ السفارینی ج ۲، ص ۸)

اس سے واضح ہو گیا کہ حضرت امام مہدی کی آمد کا مسئلہ اہل السنت والجماعت کے عقائد کی رو سے اہم ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے امام سیوطی (عبد الرحمٰن بن ابی بکر المتوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ:-

آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے متواتر اور شہرت کے ساتھ احادیث مروی ہیں جن کے راوی بکثرت ہیں کہ امام مہدی آئیں گے اور وہ اہل بیت میں سے ہوں گے اور وہ سات سال حکومت کریں گے اور زمین کو عدل سے پُر کر دیں گے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دور میں ان کی آمد ہو گی اور بابِ لُد کے مقام پر جو فلسطین کی زمین میں ہے، قتل دجال کے سلسلہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی مدد کریں گے اور وہ ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔" (الحادی للفتاوی ج ۲، ص ۸۵، ۸۶)

امام سیوطی نے الحاوی للفتاوی میں العرف الوردی فی اخبار المہدی کے عنوان سے کئی صفحات پر مشتمل ایک مفصل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور دیگر بعض علماء کرام نے بھی اس مضمون پر الگ تالیفات کی ہیں۔

علامہ عبد العزیز فرہارویؒ (المتوفی ۱۲۳۹ھ) رقمطراز ہیں کہ:-

"حضرت امام مہدی کی آمد کی احادیث متواتر ہیں اور بعض علماء کرام نے اس پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔" (نبراس ص ۵۲۵)

ان حوالوں سے حضرت امام مہدی کی آمد کی احادیث متواتر ہونا ان کی آمد پر یقین رکھنے کا وجوب ثابت ہوا اور یہ کہ اہل السنت والجماعت کے عقائد میں سے یہ بات ہے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ابتداءً بعض نمازیں حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امام مہدی کی اقتداء میں پڑھیں گے امامکم منکم اور تکرمۃ لھذہ الامۃ کی رو سے کیونکہ وہ من جانب اللہ تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے پابند اور مکلف ہوں گے۔

امام سیوطی فرماتے ہیں کہ:

"امام طبرانی نے "معجم الکبیر" میں اور امام بیہقی نے "البعث" میں کھری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مُغفل سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا عرصہ اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا۔ دجال تم میں ٹھہرے گا۔ پھر حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت پر ہوں گے وہ امام ہدایت یافتہ اور حاکم وعادل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے" (الحاوی للفتاوی ج ۲، ص ۱۵۶)

ابتداء میں حضرت عیسٰی علیہ السلام حضرت امام مہدی کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے اس کے بعد جہاں وہ ہوں گے خود امامت کرائیں گے کیونکہ ان کا درجہ یقیناً حضرت امام مہدی سے زیادہ ہے۔ اہلِ حق کا طائفہ منصورہ بھی بفضلہ تعالےٰ تا ظہور امام مہدی ونزول عیسٰی علیہ السلام ضرور باقی رہے گا۔ مگر دنیا میں اکثریت ان لوگوں کی ہوگی جو حقوق اللہ تعالےٰ اور حقوق العباد کو پامال کرنے والے ہوں گے اور اُس وقت ساری زمین ظلم وجور اور اثم وعدوان سے اَٹی اور بھری ہوگی اس وقت مظلوموں کی امداد کے لیے اللہ تعالےٰ حضرت امام مہدی کو پیدا کرے گا اور وہ حکومت وخلافت کے ذریعہ ظلم وجور کو مٹا کر عدل وانصاف سے سات سال تک حکمرانی کریں گے اور ان کی زندگی ہی میں حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نازل ہوں گے (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۳۰۱، کنز العمال ج ۷، ص ۲۶۸) مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۴۹ میں ینزل من السماء کے الفاظ موجود ہیں (وقال الہیثمی رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح غیر علی بن المنذر وہو ثقۃ)

اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آسمان سے یہ نزول فجر کے وقت ہوگا (عند صلوٰۃ الفجر مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۴۲) اور دمشق میں (جامع اموی کے) سفید مشرقی مینار پر نزول ہوگا (مسلم ج ۲، ۴۰۱ ومجمع الزوائد ج ۸، ص ۲۰۵) اور دجال لعین کے قتل کے بعد جس علاقہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا اقتدار ہوگا وہاں بغیر اسلام کے اور کوئی مذہب باقی نہ رہے گا سب مذاہب ختم ہو جائیں گے اور اللہ تعالےٰ انہیں مٹا دے گا (ابو داؤد، ج ۲، ص ۲۳۸ والطیالسی ص ۳۳۵) اور نازل ہونے کے بعد حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام دلجمعی اور اطمینان سے چالیس سال تک حکومت کریں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں

گے (ابوداؤد ج ۲، ص ۲۳۸ والطیالسی ص ۱۳۳ ومستدرک ج ۲، ص ۵۹۵ ومجمع الزوائد ج ۸، ص ۲۰۵) اور روضۂ اقدس میں انہیں دفن کیا جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"کہ ان کو میری قبر (یعنی میرے مقبرہ۔ مرقات) کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔" (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۴۸۰، وفاء الوفیٰ ج ۱، ص ۳۹۷، ومواہب اللدنیۃ ج ۲، ص ۳۸۲، وزرقانی شرح مواہب ج ۸، ص ۳۲۸)

بقیہ امام اعظم ابو حنیفہ

ہے۔ اور وہ چراگاہ محرمات ہیں (وہ باتیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے حرام قرار دیا ہے) سنو! انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ صحیح ہو (یعنی تندرست ہو) تو سارا جسم صحیح اور تندرست ہوتا ہے۔ اور جب وہ ٹکڑا بگڑا ہوا ہو یعنی فاسد اور خراب ہو تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ سنو! وہ ٹکڑا دل ہے۔

۲۰۔ صحت اور تندرستی کی حالت میں تمہیں خوف اور رجا (امید و بیم) کے درمیان رہنا چاہیئے۔ اور جب تم مرو تو ایسے حال میں کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اچھا گمان (حسن ظن) رکھتے ہو۔ اور تم پر امید کا غلبہ ہو۔ اور قلب سلیم لے کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جاؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ (بحوالہ زبدۃ الأقاویل از مولانا فقیر محمد جہلمیؒ)

بقیہ آپ نے پوچھا

جواب:۔ دراصل اہل کتاب کو خدا تعالیٰ کی جانب سے عطا ہونے والی کتب تو زمانہ کی ستم گاریوں کا شکار ہوگئیں۔ ان کے نام پر جو کتب آج کل مروج ہیں وہ صدیوں کی ترمیم و اضافہ اور ردوبدل کا شکار رہیں، کم از کم سولہویں صدی عیسوی تک تو بائبل کا عام دستیاب ہونا ہی محال تھا۔ لاطینی زبان میں جو بائبل تھی اس کو صرف پادری حضرات ہی پڑھ اور سمجھ سکتے تھے اس دوران میں یہود و نصاریٰ نے سازش کے ذریعہ سے اسلامی لٹریچر میں غلط سلط اور موضوع روایات داخل کردیں۔ لیکن جن مسلم علماء نے کوشش کر کے اہل کتاب کا لٹریچر تلاش کیا اور پڑھا وہ ایسی غلطیوں سے محفوظ رہے۔ عموماً تفاسیر میں اسرائیلی روایات مندرج ہیں حتیٰ کہ بعض علماء نے تو کتب سابقہ محرف ماننے سے بھی انکار کر دیا۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس سے ان کے مرتبہ پر کوئی زد نہیں پڑتی کیونکہ اصل لٹریچر تو پروٹسٹنٹ ازم کے احیاء سے قبل، عام اہل کتاب کو بھی دستیاب نہیں تھا۔